An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES
ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS
(An International Journal of Islamic and Social Sciences)
October-December, 2025, Volume:05, Issue:04 Pages:01-08
Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Publisher Website: https://www.mircpk.net

مسلم دانشورتحقیقی مرکز پاکستان
MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

فقہ الحدیث کا تعارف اور ضرورت واہمیت: ایک تحقیقی مطالعہ

INTRODUCTION, NEED, AND SIGNIFICANCE OF FIQH AL-HADITH: A RESEARCH STUDY

***Syed Muhammad Asif Shah Bukhari**[1]**, Dr Muhammad Naseer**[2]

[1] PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic Gomal University, D.I.Khan, KPK, Pakistan.
[2] Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic Gomal University, D.I.Khan, KPK, Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received:	September 03, 2025
Revised:	September 23, 2025
Accepted:	September 27, 2025
Available Online:	October 02, 2025

Keywords:
Introduction
Need
Significance
Muhaddithīn
Fiqh al-Hadith

Funding:
This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:
Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

The study explores the discipline of Fiqh al-Hadith—the understanding, interpretation, and legal inference derived from the sayings of the Prophet Muhammad (peace be upon him). Positioned as one of the most significant branches of Islamic sciences, Fiqh al-Hadith serves as a bridge between the transmitted texts of Hadith and their practical jurisprudential application. This research defines the linguistic and technical meanings of Fiqh and Hadith, highlighting how scholars such as Ibn Hajar al-'Asqalani, al-Tibi, al-Nawawi, and al-Suyuti viewed the comprehensive role of Fiqh al-Hadith in deriving rulings and understanding divine intent. The paper emphasizes the indispensable role of this discipline in ensuring proper understanding of Prophetic traditions, preventing misinterpretation, and resolving apparent contradictions among Hadiths. Moreover, in the modern context—facing issues like finance, bioethics, and digital transformation—Fiqh al-Hadith provides methodological insight for Islamic legal reasoning and social reform. Ultimately, it concludes that mastering Fiqh al-Hadith safeguards the Ummah from sectarianism and intellectual deviation, enabling unity, moderation, and practical implementation of the Sunnah in contemporary life.

***Corresponding Author's Email:** masifbukhari73@gmail.com

فقہ الحدیث اسلامی علوم میں ایک نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حدیثِ رسول ﷺ قرآن کریم کے بعد شریعتِ اسلامی کا دوسرا اہم ماخذ ہے اس کے ماہرین کو محدثین کہا جاتا ہے حدیث کو صرف الفاظ کی حد تک سمجھ لینا کافی نہیں بلکہ اس کے مخفی معانی، اور عملی تطبیق کو جانچنے کے لیے جس علم کی ضرورت پیش آتی ہے وہ فقہ الحدیث ہے، اس فن کے ماہرین کو فقہاء کہا جاتا ہے، اس فصل میں فقہ، حدیث اور فقہ الحدیث کا مفہوم اور فقہ کی ضرورت واہمیت وعصری اہمیت پر مختلف ذرائع سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

فقہ کا مفہوم

فقہ کا لغوی مفہوم

فقہ لغوی طور پر گہری سمجھ بوجھ اور کسی چیز کے باطن وحقیقت کو جان کر شریعت کے عملی احکام (نماز، روزہ، بیع، نکاح وغیرہ) تفصیلی دلائل سے حاصل کرنے کا علم بلکہ استنباط اور عمل میں لانے کا نام ہے۔

ابن منظور الأفریقی اپنی کتاب "لسان العرب" میں فقہ کی لغوی تعریف اس طرح کرتے ہیں۔

" الفِقْهُ: الفَهْمُ. قيل: كُلُّ عِلْمٍ فَقْهٌ، والفِقْهُ أَفْهَمُ من الفَهْمِ، لأَنه يَتَضَمَّنُ عِلْمَ غَرَضِ المُتَكَلِّمِ مِن كَلامِهِ"-[1]

(فقہ کے معنی فہم (سمجھ بوجھ) کے ہیں کہا گیا ہے: ہر علم کو فقہ کہا جا سکتا ہے، لیکن فقہ فہم سے زیادہ خاص ہے، کیونکہ اس میں متکلم کی مراد کو اس کے کلام سے سمجھ لینا شامل ہے)-

علامہ عبدالقاہر الجرجانی اپنی کتاب "دلائل الاعجاز" میں فقہ کی لغوی تعریف کرتے ہیں:

"الفقه: هو في اللغه عبارةعن فهم غرض المتكلم من كلامه" [2]

(فقہ لغت میں کہا جاتا ہے کہ انسان متکلم کے کلام سے اس کی مراد اور مقصد کو سمجھ لے)

ابو ہلال عسکری اپنی کتاب "الامثال" میں علم اور فقہ کے فرق کو بیان کرتے ہیں:

"العلمُ معرفةُ الشيءِ فقط، والفقهُ معرفةُ الشيءِ مع فِقْهِ حقيقتهِ."[3]

(علم محض کسی چیز کو جاننا ہے، جبکہ فقہ اس چیز کو سمجھ بوجھ کے ساتھ جاننا ہے، یعنی حقیقت کو پوری طرح سمجھ کر جاننا)-

الغرض فقہ محض سطحی فہم نہیں بلکہ گہرے غور و فکر اور مقصودِ کلام کا نام ہے—

فقہ کا اصطلاحی مفہوم

علامہ جرجانی (م 816ھ) اپنی کتاب "التعریفات" میں فقہ کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کرتے ہیں-

"هو العلم بالأحكام الشرعيّة العمليّة المكتسَبة من أدلّتها التفصيلية."[4]

(فقہ وہ علم ہے جو شریعت کے عملی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل کرنے پر مشتمل ہو)-

وہ فرماتے ہیں وہ مخفی معنی جو حکم کے متعلق ہے س پر اطلاع پانا یا استنباط کے ذریعے ہو گا جو دلیل کا محتاج ہے اسی وجہ سے اللہ پاک کو فقیہ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے-

(1) الأحكام الشرعيّة ← یعنی صرف وہ احکام جو شریعت سے ماخوذ ہوں (نماز، روزہ، بیع، نکاح وغیرہ)-

(2) العملية ← فقہ کا تعلق عملی افعال سے ہے، عقائد یا نظریات اس میں شامل نہیں-

(3) المكتسَبة ← یعنی یہ علم غور و فکر، استنباط اور اجتہاد سے حاصل ہوتا ہے، محض تقلید سے نہیں-

(4) من أدلّتها التفصيليّة ← یعنی قرآن، سنت، اجماع، قیاس وغیرہ جیسے تفصیلی دلائل-

امام بزدوی (م 482ھ) نے اپنی کتاب "أصول البزدوي" میں وہ تعریف کی جو امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں-

"معرفة النفس ما لها وما عليها."[5]

"انسان کا اپنی ذمہ داریوں اور حقوق کو جاننا۔"

الغرض: فقہ دراصل وہ علم ہے جس کے ذریعے قرآن و سنت اور دیگر شرعی دلائل سے عملی احکام اخذ کیے جاتے ہیں تاکہ انسان اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق گزار سکے جن کا تعلق احکام شریعت اور عملی افعال کے ساتھ ہو عقائد و نظریات کے ساتھ نہ ہو

حدیث کا مفہوم

حدیث لغوی طور پر ہر نئی چیز کو کہا جاتا ہے ہر بات پر حدیث کا اطلاق ہوتا ہے، اصطلاحی مفہوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وفعال اور تقریرات صحابہ کرام وتابعین کے اقوال وافعال اور تقریرات کو کہا جاتا ہے—

حدیث کا لغوی اصطلاحی معنی

مولوی فیروزالدین نے اپنی لغت "الجامع فیروز اللغات" میں حدیث کی تعریف اس طرح بیان کی ہے-

لفظ حدیث کی ترکیب کی، اور کہا کہ یہ عربی کا لفظ اور اسم مونث ہے اور اس کے آٹھ لغوی معنی ہیں حدیث (ح—دیث) (ع،ا-مث) لغوی معنی- بات، نئی چیز، بیان، ذکر،- قصہ- کہانی- تاریخ—سند لیسا جمع: احادیث ہے-اصطلاح شرع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل کی خبر کو کہا جاتا ہے-—[6]

علامہ سخاوی اپنی کتاب "فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث" میں حدیث کا لغوی اصطلاحی معنی بیان کیا ہے-

"الْحَدِيثُ لُغَةٌ ضِدُّ الْقَدِيمِ، وَاصْطِلاحًا: مَا أُضِيفَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا لَهُ أَوْ فِعْلًا أَوْ تَقْرِيرًا أَوْ صِفَةً، حَتَّى الْحَرَكَاتُ وَالسَّكَنَاتُ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ "-[7]

(لغت میں حدیث قدیم کی ضد ہے اور اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے جس کی نسبت حضور کی طرف کی جائے چاہے وہ آپ کا قول ہو یا فعل یا تقریر ہو حتیٰ کہ آپ کی حرکات وسکنات کو بھی حدیث کہا جاتا ہے، چاہے بیداری میں ہوں یا نیند میں ہوں—)

محدثین کے نزدیک حدیث کی تعریف

علامہ ابن حجر اپنی کتاب " نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر "یوں تعریف فرماتے ہیں-

"ما أُضيف إلى النبي صلى الله عليه وسلم من قول أو فعل أو تقرير أو صفة خَلقية أو خُلقية"-[8]

(جو چیز نبی ﷺ کی طرف منسوب ہو، چاہے وہ قول ہو، یا فعل ہو، یا ان کی طرف سے کسی بات کی تصدیق (یعنی تقریر) ہو، یا جسمانی صفت ہو (خَلقیہ)، یا اخلاقی صفت ہو (خُلقیہ))-

(3) اصولیین (علماء اصول فقہ) کے نزدیک حدیث کی تعریف:

اصولیین کے ہاں حدیث یا سنت سے مراد وہ چیز ہے جس پر شریعت میں دلیل قائم ہو اور جس سے احکام شرعیہ مستنبط ہوں۔یعنی ان کی نظر زیادہ تر حدیث کے فقہی و شرعی پہلو پر ہوتی ہے علامہ بزدوی اپنی کتاب "أصول البزدوي" میں حدیث کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

السُّنَّةُ ما صدرعن النبي ﷺ غير القرآن من قولٍ أو فعلٍ أو تقريرٍ، ممّا يصلح أن يكون دليلاً شرعياً.[9]

اصولیین کے نزدیک سنت (حدیث) وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے قرآن کے علاوہ صادر ہو، خواہ وہ قول ہو، یا فعل، یا تقریر، اور وہ شریعت میں دلیل بننے کے قابل ہو۔

الغرض: محدثین کے نزدیک حدیث کا دائرہ وسیع ہے: وہ ہر منقول چیز (قول، فعل، تقریر، صفات) کو حدیث کہتے ہیں۔اصولیین کے نزدیک دائرہ تنگ ہے: وہ صرف ان اقوال وافعال کو حدیث یا سنت کہتے ہیں جو احکامِ شرعیہ کا ماخذ ہوں، بہر حال حدیث دین کا عملی و تفصیلی سرچشمہ۔علم حدیث اس سرچشمہ کو پرکھنے اور سمجھنے کا مضبوط طریقہ۔

فقہ الحدیث کا مفہوم

فقہ الحدیث سے مراد "تفقہ فی الحدیث" ہے جو کہ حدیث کے معنی و مفہوم، اس کی نص سے استخراج احکام، مشکل الفاظ کی وضاحت، اختلاف اور تعارض کی صورت میں اس کی بہتر توجیہ اور تطبیق وغیرہ کو شامل ہے جس کی تفصیل جید علماء کرام کے اقوال کے مطابق مندرجہ ذیل ہے۔

(1) فقہ الحدیث کی تعریف امام طیبی "الخلاصة في أصول الحديث" میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"هو ما تضمنه متن الحديث من الأحكام والآداب المستنبطة."

(فقہ الحدیث وہ مستنبط احکام اور آداب ہیں جن کو متن حدیث اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے)۔

(2) فقہ الحدیث کی تعریف ملا علی القاري الحنفي نے اپنی کتاب "شرح نخبة الفكر" میں یہ ذکر کی ہے۔

"هو استنباط معاني الحديث واستخراج الطائفة وأحكامه من الحديث وتراجم الأبواب الدالة على ماله وصلة بالحديث المروي فيه على فهم السلف الصالح "[10]

(وہ حدیث کے معانی کا استنباط، اور حدیث سے مسائل اور احکام کا استخراج ،اور ابواب کے تراجم سے وہ پہلو ظاہر کیے جائیں جن کا حدیث کے ساتھ تعلق ہے یہ سب کچھ سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں ہو۔

(3) حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب " نزهة النظر شرح نخبة الفكر" میں فقہ الحدیث کی تعریف اس طرح کی ہے۔"وَفِيهِ أَيْ

فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ دِرَايَة - بَحْثٌ عَنْ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْمَفْهُومِ، وَالْمُرَادِ مِنْهُ، مُسْتَدِلًّا عَلَيْهِ بِقَوَاعِدِ الْعَرَبِيَّةِ وَأُصُولِ الشَّرِيعَةِ، مُطَابِقًا لِأَحْوَالِ الْمُحْكِيِّ عَنْهُ صلى الله".[11]

(اس (علم حدیث درایہ) میں حدیث کے مفہوم اور مراد سے بحث کی جاتی ہے، اور اس پر استدلال کیا جاتا ہے عربی زبان کے قواعد اور شریعت کے اصولوں کے ذریعے، اس حال میں کہ وہ مفہوم حضور اکرم ﷺ کے احوال وشان کے مطابق ہو)۔

(4) فقہ الحدیث کے بارے امام نووی اپنی کتاب "المنہاج" میں حدیث

"من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين" [12]

کے تحت فرماتے ہیں۔

"قال العلماء: معناه يفهمه في الدين، أي في القرآن والسنّة، ويفقهه في ذلك، ويُلهِمهُ التوفيقَ للعمل به، هذا هو المراد بالتفقه في الدين، لا مجرد معرفة المسائل الفقهية."[13]

(علماء نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دین میں سمجھ عطا کرتا ہے، یعنی قرآن و سنت کی معرفت بخشتا ہے، اور ان میں تدبر و بصیرت عطا کرتا ہے، اور اسے ان پر عمل کی توفیق دیتا ہے۔یہی دین میں تفقہ (سمجھ) کا اصل مقصود ہے، محض فقہی مسائل جان لینا مراد نہیں)۔

(5) فقہ الحدیث کے متعلق امام ابن صلاح (م643ھ) اپنی کتاب "علوم الحدیث" میں فرماتے ہیں:۔

" هو العِلمُ بالأحكامِ الشرعيَّةِ المُستنبَطَةِ من الحديثِ".-[14]

(فقہ الحدیث وہ علم ہے جس میں حدیث سے شرعی احکام کا استنباط کیا جاتا ہے)۔

(6) جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "تدريب الراوي" میں فقہ الحدیث کی وضاحت اس طرح کی ہے

"فِقْهُ الحَدِيثِ: هو فَهمُ معانيه واستنباطُ الأحكامِ منه"[15]

(فقہ الحدیث: حدیث کے معانی کو سمجھنا اور اس سے احکام کا استخراج کرنا ہے۔

میری رائے کے مطابق فقہ الحدیث کی سب تعریوں میں راجح تعریف وجوہ ترجیح

(1) اکثر محققین کے نزدیک حافظ ابن حجر کی تعریف سب سے راجح اور جامع ہے(2). یہ تعریف فقہ الحدیث کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے: لغوی، اصولی، فقہی، اور مقاصدی کو۔(3)۔صرف فقہی مسائل یا احکام تک محدود نہیں بلکہ: زبان (قواعد عربیہ)۔اصول شریعت (فقہی و اصولی بنیاد)۔ نبی ﷺ کی شان و احوال (مقاصد و

سیاق) کو بھی شامل کیا۔(4)اس میں علم + فہم + عمل + شانِ نبوت سب یکجا ہو گئے۔(5)1اسی وجہ سے بعد کے محدثین مثلاً سیوطی، قسطلانی، انور شاہ کاشمیری وغیرہ۔ فقہ الحدیث کے بیان میں ابن حجر کے منہج کو زیادہ کامل مانتے ہیں۔ **نتیجہ**: -اگر فقہی رنگ مقصود ہو ← امام ابن صلاح / طیبی -:-اگر روحانی و عملی رنگ ہو ← امام نووی: -اگر فقہی منہج + تراجم الابواب ہو ← ملا علی القاري: -لیکن جامع و اصولی راجح تعریف ← حافظ ابن حجر کی ہے۔

فقہ الحدیث کا موضوع

فقہ الحدیث کا موضوع احادیثِ نبویہ اور ان میں موجود احکام، معانی، اور استنباطِ مسائل ہیں۔ ڈاکٹر صبحی صالح نے اپنی کتاب "علوم الحدیث ومصطلحہ" میں فقہ الحدیث کا موضوع بیان کیا ہے۔

" النصوص الحديثية التي تُبيّن أحكامَ الشريعة، وكيفيةُ الاستنباط منها.". [16]

(وہ حدیثی نصوص جو شریعت کے احکام بیان کرتی ہیں اور ان سے استنباط کا طریقہ ہے)۔

الغرض: فقہ الحدیث وہ علم ہے جس میں حدیث کے معانی کو اصولِ شریعت اور قواعدِ عربیہ کی روشنی میں سمجھا جائے اور اس سے شرعی احکام، آداب اور معانی کا استنباط کر کے بندگی و عمل کے لیے رہنمائی حاصل کی جائے، کہ "فقہ الحدیث" صرف الفاظ و سند کا علم نہیں، بلکہ: معانی کی بصیرت، احکام کا استنباط، آداب کی
پہچان، اور شریعت پر عمل کی رہنمائی ہے

فقہ الحدیث کی اہمیت اور ضرورت

علوم اسلامیہ میں حدیث شریف کی حیثیت قرآن کے بعد سب سے زیادہ بنیادی اور مرجعِ اولی کی ہے۔ لیکن حدیث کا صحیح فہم اور اسے فقہی مسائل کا اخذ کرنا ایک نہایت نازک اور دقیق کام ہے، جسے فقہ الحدیث کہا جاتا ہے، اس کی اہمیت آیات، احادیث، اقوالِ صحابہ و ائمہ کی روشنی میں پیش کی گئی ہے—

(1)قرآن فقہ الحدیث کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تفقہ کی دعوت دیتا ہے۔

"فَلَوْلا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُون" [17]

(پس کیوں نہ ایسا ہوا کہ مومنوں سے ایک جماعت نکلتی جو دین میں فہم و بصیرت پیدا کرتی اور لوگوں کو ڈراتی اور اپنے گروہ میں واپس جاتی تو تاکہ لوگ برائیوں سے بچیں)۔

"وَلَوْرَد وَهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِنِّي أُولى الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمُهُ الَّذِينَ يَسْتَبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ"[18]

(اور اگر وہ رسول اللہ اور اپنے بااختیار لوگوں کی جانب لوٹاتے تو وہ جان لیتے جو ان میں استنباطِ والے ہیں۔

"وَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَلِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ-"[19]

(ہم نے آپ ﷺ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کو واضح کریں)۔

الغرض: قرآن نے دین میں "تفقہ" کا حکم دیا، اور اولی الامر اور بااختیار لوگوں کی طرف رجوع کا حکم دیا اور حدیث کو قرآن کی تفسیر قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کے احکام کی تفصیل اور عملی پہلو احادیث کے ذریعے سامنے آتی ہے، اور اس کی فقہی تعبیر فقہ الحدیث سے جڑی ہوئی ہے۔

فقہ الحدیث کی اہمیت، احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف کی صرف روایت کافی نہیں بلکہ فقہی بصیرت بھی لازمی ہے اور اس کا نام فقہ الحدیث ہے۔

" من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين"- [20]

(اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے)

ان رجا لا ياتو نكم من اقطار الا رضين يتفقهون في الدين فاذا اتوكم فاستوصلوا بهم خيرا- [21]

(بیشک کچھ لوگ تمہارے پاس زمین کے کناروں سے آئیں گے تاکہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی اور حسنِ سلوک کرنا)۔

" نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ " [22]

(اللہ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جو مجھ سے کوئی بات سنے اور پھر اسے ویسے ہی آگے پہنچا دے جیسے اس نے سنی کیونکہ بعض وہ لوگ جنہیں کوئی بات پہنچائی جائے وہ اسے سننے والے سے زیادہ فہم رکھتے ہیں)

"وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُفَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَأَفْقَهُ مِنْه."[23]

اور کتنے ہی علم کے حامل ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہوتے، اور کتنے ہی علم کے حامل ایسے ہیں جو اس کو ایسے لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں—

"أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَشْبَعُ عَلَى أَرِيكَتِهِ، يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ"-[24]

(آگاہ رہو! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (یعنی سنت) بھی عطا کی گئی ہے۔ آگاہ رہو! قریب ہے کہ ایک شخص اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے یہ کہے: تم قرآن کو لازم پکڑو، جو کچھ اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو کچھ اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو)۔

(3) اقوالِ صحابہ (صحابہ کرام کا طرزِ عمل فقہ الحدیث کے بارے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں:

"إذا سمعتُم الحديث فانظروا ما عملنا به."[25]

(جب تم کوئی حدیث سنو تو دیکھو ہم نے اس پر کیا عمل کیا ہے

" فقية وأحد أشد على الشيطين من الف عابد."[26]

(ایک فقیہ ایک ہزار عابدوں کی نسبت شیطان پر زیادہ سخت ہے)۔

(4) ائمہ مجتہدین کا موقف و نظریہ:

اس بھی فقہ الحدیث کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔امام شافعیؒ:

"لا علم إلا بفهم الحديث."[27]

(علم حدیث کے فہم کے بغیر ممکن نہیں)

(5) محدثین کا منہج:

اس بھی فقہ الحدیث کے اہمیت ظاہر ہو رہی ہے کہ اس کے بغیر تضادات پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

ابن حجرؒ: مقدمہ فتح الباری میں فقہ الحدیث کی اہمیت اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"لولا الفقه في الحديث لظن كثيرمن الناس أن فيه التناقض."[28]

(اگر فقہ الحدیث نہ ہو تو لوگ سمجھیں گے کہ احادیث میں تضاد ہے)۔

الغرض: فقہ الحدیث کی تعلیم انتہائی ضروری ہے تاکہ حدیث سے مسائل کا استنباط اور مسائل کا اخذ ممکن ہو۔

عصری تناظر میں فقہ الحدیث کی اہمیت

آج کے زمانے میں جہاں نئے نئے مسائل اور چیلنجز سامنے آرہے ہیں، وہاں فقہ الحدیث کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے جیسے بینکنگ، انشورنس، بائیو ٹیکنالوجی، میڈیا، ڈیجیٹل کرنسی، مصنوعی ذہانت وغیرہ جیسے مسائل سامنے آئے ہیں۔ان میں صحیح فہمِ حدیث بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ فقہ الحدیث کی اہمیت پر مندرجہ ذیل علماء کے اقوال کیسے ذریعہ روشنی ڈالی گئی ہے—

فقہ الحدیث اسرار ربانی ہے اور امت کو اختلاف سے بچاتا ہے

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔

"الأحاديث ليست ألفاظاً مجردة، بل هي سياسات إلهية وأسرار ربانية.----"وَمِن أَعْظَمِ أُصُولِ الدِّينِ رُجُوعُ الْأُمَّةِ إِلَى الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ." [29]

(احادیث محض الفاظ نہیں بلکہ الٰہی سیاست اور ربانی اسرار ہیں)۔(دین کے عظیم ترین اصولوں میں سے یہ ہے کہ امت اختلاف کے وقت حدیث نبوی کی طرف رجوع کرے)۔

فقہ الحدیث کے بغیر گمراہی کا خطرہ

ابن قیمؒ إعلام الموقعين میں فرماتے ہیں۔"من أخذ بالحديث مجرداً بلا فقه، أخرج من الشريعة ما ليس منها، وأدخل فيها ما ليس منها."[30]

(جو شخص بغیر فقہ کے صرف الفاظِ حدیث کو لے گا، وہ شریعت سے وہ نکال دے گا جو اس میں نہیں ہے اور داخل کرے گا جو اس میں نہیں)۔

حدیث کو سطحی مطالعہ سے بچانا

آج کل ایک عام رجحان یہ ہے کہ لوگ صرف "ترجمہ" پڑھ کر حدیث کا مفہوم سمجھ لیتے ہیں۔ بغیر اصول و قواعد کے ایسا فہم اکثر غلط نتائج پیدا کرتا ہے۔ فقہ الحدیث یہ بتاتا ہے کہ: حدیث کس سیاق میں کہی گئی؟ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ یہ حکم دائمی ہے یا عارضی؟

علامہ ابن دقیق العید (ت702ھ) اپنی کتاب " الاقتراح في بيان الاصطلاح" میں فرماتے ہیں۔

"العلم بفقه الحديث من أشرف العلوم، إذ هو المقصود الأعظم من الحديث"۔[31]

(فقہ الحدیث ہی حدیث کا اصل مقصد ہے، محض روایت نہیں)۔

افراط و تفریط سے بچاؤ

بعض جدید حلقے "اہلِ ظواہر" کی طرح صرف متن پر اکتفا کرتے ہیں۔ بعض "اہلِ عقلانیت" کی طرح حدیث کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ فقہ الحدیث ان دونوں سے بچاتا ہے اور معتدل فہم فراہم کرتا ہے۔

امام شاطبیؒ (ت790ھ) اپنی کتاب "الموافقات" میں فرماتے ہیں۔

المقاصد الشرعية لا تدرك إلا بفهم كلي للنصوص، ومن أعظمها فقه الحديث"۔[32]

(شریعت کے مقاصد تبھی سمجھے جا سکتے ہیں جب نصوص کو مدنظر رکھا جائے اور اس کا سب سے اہم ذریعہ فقہ الحدیث ہے)۔

عصرِ حاضر کے مسائل کا حل

جدید دور میں کئی مسائل ایسے ہیں جن کا براہِ راست ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں (جیسے: انشورنس، بینکنگ، بائیو ٹیکنالوجی وغیرہ)۔ فقہ الحدیث ہی وہ علم ہے جو احادیث کے اصول، اشارات اور مقاصد سے رہنمائی لے کر نئے مسائل پر حکم لگاتا ہے۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی اپنی کتاب "کیف نتعامل مع السنۃ النبویۃ" میں فرماتے ہیں۔

"إن الفقه في الحديث هو الذي يجعل النصوص حية فاعلة في و اقع الناس، ويعين على تطبيقها على النوازل المستجدة"[33]

(فقہ الحدیث ہی نصوص کو عملی زندگی میں زندہ اور مؤثر بناتا ہے اور نئے پیش آمدہ مسائل میں ان کا اطلاق ممکن کرتا ہے۔)

دین کو فرقہ واریت سے نکالنا

مختلف مکاتبِ فکر میں اکثر اختلاف حدیث کے ظاہری فہم کی بنیاد پر بڑھا۔ فقہ الحدیث اصولی انداز سے بتاتا ہے کہ کسی حکم کی حدود، قیود اور شرطیں کیا ہیں اس سے مسلکی انتشار کم ہوتا ہے اور وحدتِ امت ممکن ہوتی ہے۔

ابن حجر عسقلانی (ت 852ھ) اپنی کتاب فتح الباري میں فرماتے ہیں۔

"من لم يشتغل بفقه الحديث ربما خاض في المتون بغير هدى فأوقع الأمة في الخلاف"[34]

دعوت و تربیت میں اثر انگیزی

آج کے دور میں دعوتی و تعلیمی میدان میں صرف "روایت" سنانا کافی نہیں، بلکہ اس کے پسِ منظر، حکم اور تربیتی پہلو سمجھانا ضروری ہے۔ فقہ الحدیث سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ حدیث کو عملی زندگی میں لاگو کیا جاسکتا ہے۔

مسالک اور فرقوں کے انتشار کو کم کرنا اور امتِ مسلمہ میں اتحاد و اعتدال پیدا کرنا

شیخ زکریا کاندھلویؒ (اوجز المسالک) میں فرماتے ہیں:

"الفقه الحنفي والمالكي والشافعي والحنبلي كله مستند إلى نصوص الأحاديث ومن عرف فقه الحديث زال عنه التعصب."[35]

(تمام فقہی مذاہب احادیث پر مبنی ہیں، جو فقہ الحدیث سمجھے وہ تعصب سے نکل آتا ہے)۔

احادیث کی غلط تشریحات کا ازالہ

آج کل بعض حلقے یا تو حدیث کا انکار کرتے ہیں یا اپنی خواہش کے مطابق اس کی تشریح کرتے ہیں۔ فقہ الحدیث اس غلط روش کو درست کرتا ہے اور صحیح معانی کو پیش کرتا ہے۔

"فَقْهُ الْحَدِيثِ أَعْظَمُ مِنْ رِوَايَتِهِ، وَالْعِلْمُ بِمَعَانِيهِ أَهَمُّ مِنَ الْحِفْظِ لِأَلْفَاظِهِ."[36]

(حدیث کا فہم اس کی روایت سے زیادہ اہم ہے معانی کا علم محض الفاظ کے حفظ زیادہ اہمیت والا ہے)۔

اسلامی نظامِ حیات کی عملی تشکیل

آج امت مسلمہ سیاسی، معاشی، اور اخلاقی بحرانوں میں ہے، فقہ الحدیث شریعت کے جامع اصولوں کو واضح کر کے ایک متوازن اسلامی نظامِ حیات فراہم کرتا ہے۔ امام شافعیؒ اپنی کتاب الرسالہ میں فرماتے ہیں۔

"لَا يُسْتَغْنَى أَحَدٌ مِنَ الْحُجَّةِ فِي السُّنَّةِ."[37]

(کوئی بھی سنت کی حجت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔)

نصوصِ شریعت کی براہِ راست فہم

عصرِ حاضر میں مختلف مکاتبِ فکر اور اجتہادی اختلافات میں براہِ راست نصوص کی طرف رجوع ناگزیر ہے۔ امام شافعیؒ نے اپنی کتاب الرسالہ میں فرمایا:

"كل ما حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مما فهمه من القرآن."[38]

(نبی ﷺ کے ہر حکم کی جڑ قرآن میں ہے، اور فقہ الحدیث ہی وہ فن ہے جو ان احکام کو فہم دیتا ہے)۔

جدید مسائل (نوازل) میں رہنمائی۔

آج ٹیکنالوجی، معیشت، طبّی علوم اور معاشرت میں جدید مسائل پیدا ہو رہے ہیں ان پر شرعی حکم نکالنے کے لیے صرف فقہ کی تقلیدی بنیاد کافی نہیں، بلکہ احادیث کی دلالت اور ان کے جمع و ترجیح کا علم لازمی ہے۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (المعاصر مسائل فی ضوء السنۃ) لکھتے ہیں:

"فقه الحديث هو الذي يمدّ المجتهدين في النوازل بالروح والنصوص، ويعطيهم القدرة على التطبيق الصحيح للسنة في و اقع الحياة."[39]

(فقہ الحدیث ہی مجتہدین کو نئے مسائل میں رہنمائی اور سنت کو عملی زندگی گامزن کرتا ہے۔)

مذاہبِ اربعہ اور جدید اجتہاد میں ربط

عصری تناظرات میں اکثر یا تو جامد تقلید یا ''منقطع انفرادیت'' سامنے آتی ہے۔ فقہ الحدیث کا مطالعہ ایک معتدل راہ فراہم کرتا ہے: مذاہب کے استدلالات سمجھنا اور نصوص کی اصل مراد تک پہنچاتا ہے—

علامہ ابن حجرؒ (فتح الباری) میں فرماتے ہیں:

"لا بد لطالب العلم أن يجمع بين معرفة الفقه والحديث، ليصل إلى الصواب في الدليل والمدلول."[40]

(طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ فقہ و حدیث دونوں کو سمجھے تاکہ دلیل اور مدلول میں درستگی حاصل ہو۔)

فکری والحادی اعتراضات کا جواب

عصرِ حاضر میں حدیث پر اعتراضات (مستشرقین، انکارِ حدیث) بڑھ گئے ہیں۔ان اعتراضات کا علمی جواب صرف فقہ الحدیث دے سکتا ہے کیونکہ یہ فن حدیث کو معنی و دلالت کے ساتھ لیتا ہے، نہ صرف روایت کے پہلو سے مستشرق گولڈ زیہر کی حدیث پر تنقید کے مقابلے میں مصطفی السباعی نے اپنی کتاب

"السنّة ومكانتها في التشريع الإسلامي"[41]

(میں فقہ الحدیث کے اصولوں کو دلیل بنایا کہ سنت آج بھی تشریع میں بنیاد ہے۔)

خلاصہ: فقہ الحدیث کی عصری اہمیت کو یوں سمجھا جا سکتا ہے: نصوصِ حدیث کی گہرائی اور درست فہم عطا کرتا ہے۔افراط و تفریط سے امت کو بچاتا ہے۔جدید مسائل میں اجتہادی رہنمائی دیتا ہے۔وحدتِ امت اور فکری اعتدال قائم کرتا ہے۔دعوت، تربیت اور عملی زندگی کو مؤثر بناتا ہے۔یوں کہا جا سکتا ہے کہ: "آج کے دور میں فقہ الحدیث صرف علمی ضرورت نہیں بلکہ امت کی فکری بقا کی ضمانت ہے۔

فقہ، حدیث اور فقہ الحدیث کا باہم آپس میں کیا تعلق ہے

فقہ (فقہ اسلامی)، حدیث (متونِ احادیث) اور فقہ الحدیث (فہم و استنباطِ حدیث) کا باہمی تعلق دراصل علم دین کی بنیاد ہے۔

فقہ اور حدیث کا تعلق

حدیث: نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کا نام ہے۔

فقہ: انہی احادیث اور قرآنِ کریم سے مستنبط احکام شرعیہ (واجب، حرام، مندوب، مباح وغیرہ) کا مجموعہ ہے۔

یعنی حدیث مادّہ و مصدر ہے، اور فقہ اس مادّہ سے نکالا گیا نتیجہ ہے۔فقہاء کے اجتہاد کی اصل بنیاد حدیث ہی ہے۔

فقہ الحدیث کی تعریف اور محل

فقہ الحدیث کا مطلب ہے: "یہ جاننا اور سمجھنا کہ حدیث کے متن میں کون سا حکم، ادب یا مقصد شرعی پوشیدہ ہے" یہ دراصل فقہ اور حدیث کے درمیان پل (Bridge) ہے۔

صرف حدیث کو روایت کرنا "حدیث" ہے۔اس حدیث سے حکم نکالنا اور علت و مقصد سمجھنا "فقہ الحدیث" ہے۔اور ان احکام کو فقہی ابواب میں منظم کر دینا "فقہ" ہے۔

مکمل تعلق کی وضاحت

حدیث ← مصدر و دلیل۔فقہ الحدیث ← فہم، استنباط، علت و مقاصد کی تعیین۔فقہ ← مدون اور مرتب قانونِ شریعت۔

ائمہ کی عبارات

ابن دقیق العید (702ھ) اپنی کتاب الاقتراح میں فرماتے ہیں۔

"العلم بفقه الحديث من أشرف العلوم، إذ هو المقصود الأعظم من الحديث"[42]

(حدیث کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اس سے فقہی معانی اور شرعی مقاصد سمجھے جائیں)۔

امام طیبی (743ھ) اپنی کتاب "الخلاصة في أصول الحديث" میں فرماتے ہیں۔

"فقه الحديث ما تضمنه متن الحديث من الأحكام والآداب المستنبطة"[43]

(فقہ الحدیث وہ معانی ہیں جو متن حدیث سے احکام و آداب کی صورت میں اخذ ہوں)

خلاصہ: حدیث = نص: فقہ الحدیث = نص سے فہم و استنباط: فقہ = مرتب و منظم فقہی نظام۔یوں کہا جا سکتا ہے کہ: حدیث چراغ ہے، فقہ الحدیث اس چراغ کی روشنی کو سمجھنا ہے، اور فقہ اس روشنی سے راستہ بنانا ہے۔

خلاصہ: اس فصل میں فقہ کا مفہوم اور فقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی، حدیث کا مفہوم اور حدیث کا لغوی اور اصطلاحی معنی، اسی طرح حدیث کا معنی علماء اصولین اور محدثین کے نزدیک کیا ہے ،اور اس کے بعد فقہ الحدیث کے چھ تعریفات اور ان میں سے راجح تعریف کیا ہے اور وجوہ ترجیح پھر فقہ الحدیث کی ضرورت اہمیت قرآن و حدیث کے اعتبار سے اور اسی طرح فقہ الحدیث کی ضرورت و اہمیت عصری تناظر میں اس کے بعد فقہ، حدیث اور فقہ الحدیث میں باہم فرق باحوالہ اور تفصیلاً مختلف علماء اور مشائخ کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

REFERENCES - حوالہ جات

[1] Ibn Manzoor al-Afriqi, M. b. M. (1999). *Lisan al-ʻArab* (Vol. 10, p. 123). Dar al-Maʻarif: Maktaba Noor.

[2] al-Jurjani, ʻA. al-Q. (1997). *Dalail al-Iʻjaaz* (p. 24). Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah.

[3] Abu Hilal al-ʻAskari, M. b. A. (1990). *al-Amthal* (p. 32). Beirut: Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah.

[4] al-Jurjani, ʻA. b. M. al-Hanafi. (n.d.). *al-Taʻrifat* (p. 179). Dar al-Kutub al-ʻIlmiyyah.

[5] al-Bazdawi, ‘A. b. M. (2001). *Usul al-Bazdawi* (Vol. 1, p. 39). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[6] Feroz al-Din, A., & Maulvi. (1975). *Feroz al-Lughat Urdu al-Jami‘* (p. 564). Karachi: Feroz Sons.

[7] al-Sakhawi, M. b. ‘A. al-R. (2003). *Fath al-Mughith bi Sharh Alfiyyat al-Hadith* (Vol. 1, p. 22). Cairo: Maktaba al-Sunnah.

[8] Ibn Hajar al-‘Asqalani, A. b. ‘A. (1396H). *Nuzhat al-Nazar fi Tawdih Nukhbat al-Fikar* (p. 12). Damascus: Dar al-Fikr.

[9] al-Bazdawi, ‘A. b. M. (2001). *Usul al-Bazdawi* (Vol. 1, p. 119). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[10] Mulla ‘Ali al-Qari, ‘A. b. S. (2010). *Sharh Nukhbat al-Fikar* (p. 286). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[11] Ibn Hajar al-‘Asqalani, A. b. ‘A. (1999). *Nuzhat al-Nazar fi Tawdih Nukhbat al-Fikar* (p. 7). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[12] al-Naysaburi, M. b. al-H. (n.d.). *Sahih Muslim* (Hadith No. 1037).

[13] al-Nawawi, Y. b. Sh. (2010). *al-Minhaj Sharh Sahih Muslim* (Vol. 1, p. 128). Damascus: Dar al-Manhal.

[14] Ibn al-Salah, ‘U. b. ‘A. al-R. (1986). *‘Ulum al-Hadith al-Ma‘ruf bi Muqaddimat Ibn al-Salah* (p. 447). Damascus: Dar al-Fikr.

[15] al-Suyuti, ‘A. al-R. b. A. B. (1417H). *Tadrib al-Rawi fi Sharh al-Taqrib* (Vol. 2, p. 437). Riyadh: Dar Taybah.

[16] Salih, S. (1984). *‘Ulum al-Hadith wa Mustalahuh* (p. 285). Beirut: Dar al-‘Ilm lil-Malayin.

[17] Al-Tawbah, 9:122. (2025). *The Qur’an.*

[18] Al-Nisa’, 4:83. (2025). *The Qur’an.*

[19] Al-Nahl, 16:44. (2025). *The Qur’an.*

[20] al-Bukhari, M. b. I. (n.d.). *Sahih al-Bukhari* (Hadith No. 71).

[21] al-Tirmidhi, M. b. ‘I. (n.d.). *Sunan al-Tirmidhi* (Hadith No. 2650); *Sunan Ibn Majah* (Hadith No. 249); *Musnad Ahmad* (Hadith No. 407); al-Albani, N. al-D. (n.d.). *Silsilat al-Ahadith al-Da‘ifah* (Hadith No. 2474).

[22] al-Naysaburi, M. b. al-H. (n.d.). *Sahih Muslim* (Hadith No. 1679).

[23] al-Tirmidhi, M. b. ‘I. (n.d.). *Sunan al-Tirmidhi* (Hadith No. 2656); *Sunan Ibn Majah* (Hadith No. 230); *Musnad Ahmad* (Hadith No. 252); *Sunan Abi Dawud* (Hadith No. 3660).

[24] Abu Dawud, S. b. al-A. (n.d.). *Sunan Abi Dawud* (Hadith No. 4604); *Jami‘ al-Tirmidhi* (Hadith No. 2664); *Musnad Ahmad bin Hanbal* (Hadith No. 17174); *Sahih Ibn Hibban* (Hadith No. 5493); *Sunan al-Darimi* (Hadith No. 588).

[25] Ibn ‘Abd al-Barr, Y. b. ‘A. (1387H). *al-Tamhid lima fi al-Muwatta’* (Vol. 1, p. 59). Morocco: Wizarat al-Awqaf.

[26] al-Bayhaqi, A. b. al-H. (n.d.). *al-Madkhal ila al-Sunan al-Kubra* (Hadith No. 221); al-Khatib al-Baghdadi, A. b. ‘A., *al-Faqih wa al-Mutafaqqih* (Vol. 2, p. 61); Ibn ‘Abd al-Barr, Y. b. ‘A., *Jami‘ Bayan al-‘Ilm wa Fadlih* (Vol. 2, p. 49).

[27] al-Shafi‘i, M. b. I. (1398H). *al-Risalah* (p. 19). Cairo: Dar al-Turath.

[28] Ibn Hajar al-‘Asqalani, A. b. ‘A. (1999). *Muqaddimah Fath al-Bari* (p. 7). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[29] al-Dahlawi, A. b. ‘A. al-R., al-Shah Wali Allah. (2005). *Hujjat Allah al-Balighah* (Vol. 1, p. 5). Damascus: Dar Ibn Kathir.

[30] Ibn al-Qayyim, M. b. A. B. (2003). *I‘lam al-Muwaqqi‘in ‘an Rabb al-‘Alamin* (Vol. 1, p. 69). Beirut: Dar al-Jil.

[31] Ibn Daqiq al-‘Id, M. b. ‘A. (1996). *al-Iqtirah fi Bayan al-Istilah* (p. 620). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[32] al-Shatibi, I. b. M. (2003). *al-I‘tisam* (Vol. 1, p. 300). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[33] al-Qaradawi, Y. (2016). *Kayfa Nata‘amal ma‘a al-Sunnah al-Nabawiyyah* (p. 207). Beirut: Dar al-Nashr.

[34] Ibn Hajar al-‘Asqalani, A. b. ‘A. (1403H). *Fath al-Bari* (Vol. 1, p. 102). Damascus: Dar al-Fikr.

[35] Kandhlawi, M. Z. (1999). *Awjaz al-Masalik ila Muwatta’ al-Imam Malik* (Muqaddimah). Vol. 1. Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[36] Ibn al-Qayyim, M. b. A. B. (2003). *I‘lam al-Muwaqqi‘in ‘an Rabb al-‘Alamin* (Vol. 1, p. 69). Beirut: Dar al-Jil.

[37] al-Shafi‘i, A. b. I. (1398H). *al-Risalah* (p. 599). Cairo: Dar al-Turath.

[38] al-Shafi‘i, A. b. I. (1398H). *al-Risalah* (p. 51). Cairo: Dar al-Turath.

[39] al-Qaradawi, Y. (1989). *al-Ma‘asir Masail fi Daw’ al-Sunnah* (p. 213). Kuwait: Dar al-Qalam.

[40] Ibn Hajar al-‘Asqalani, A. b. ‘A. (1403H). *Fath al-Bari* (Vol. 1, p. 102). Damascus: Dar al-Fikr.

[41] al-Siba‘i, M. (2010). *al-Sunnah wa Makanatuha fi al-Tashri‘ al-Islami* (p. 704). Beirut: al-Maktab al-Islami.

[42] Ibn Daqiq al-‘Id, M. b. ‘A. (1996). *al-Iqtirah fi Bayan al-Istilah* (p. 620). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.

[43] al-Tibi, H. b. ‘A. (2000). *al-Khulasa fi Usul al-Hadith* (Vol. 1, p. 38). Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah.